بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ون ۴۴۹

جلد ۷۳ / ۳۸ | پیر ۲۶ شعبان ۱۴۰۴ھ ۲۸ ہجرت ۱۳۶۳ ہش ۲۸ مئی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرۃ / مئی / حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

دنیاداروں کے مصائب اہل اللہ کے مقابل پر بالکل ہیچ ہوتے ہیں

لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ نہیں کر سکتے

یہ سب طاقت اور برداشت دعا کے ذریعے حاصل ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے

اگر ان دنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جائے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے ان کی خوشحالی اور سرفرازیں فرق نہیں آیا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توفیق میں پھر رہے ہیں دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مؤمن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبرا دے گا۔ انبیاء علیہم السلام پر جو مصیبتیں آتی ہیں اگر ان کا عشر عشیر بھی ان کے غیر پر وارد ہو تو اس میں زندگی کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہ لوگ جب دنیا میں تعرض اصلاح آتے ہیں تو ان کی کل دنیا دشمن ہو جاتی ہے۔ لاکھوں آدمی ان کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے کئی لوگوں کو دھمکی آمیز جعلی خطوط بھجوائے جا رہے ہیں

شرپسند عناصر کا مقصد جماعت کے افراد کو پریشان کرنا اور جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنا ہے:

جماعت احمدیہ کا ایسے فرضی اور جعلی خطوط سے کوئی تعلق نہیں: نظارت امور عامہ کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز:

ربوہ ۲۶ مئی۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ ایسی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ بعض مقامات پر احمدی احباب اور جماعتی عہدیداران کی طرف بالکل غلط طور پر منسوب کر کے کئی غیر از جماعت افراد اور سرکاری حکام کے نام سراسر جعلی دھمکی آمیز خطوط بھجوائے جا رہے ہیں اور ان کا مقصد سوائے امن کے اور کچھ نہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو پریشان کیا جائے اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کروائے جائیں۔

پریس ریلیز میں تمام افراد جماعت کو کہا گیا ہے کہ جب بھی کوئی ایسی بات سامنے آئے فوری طور پر متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج کرا دی جائے۔ اسی طرح متعلقہ تھانہ انچارج کو بذریعہ رجسٹرڈ خط اطلاع دی جائے جس کی نقول حکام بالا کو بھی بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک بھجوائی جائیں۔

نظارت امور عامہ نے واضح کیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے جو قانون ملکی کی پابند ہے اور اس کے افراد فتنہ و فساد سے ہمیشہ مجتنب رہتے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت کا اس قسم کے فتنہ پرور

ربوہ ۲۵ ہجرت / مئی۔ آج یہاں البیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مولانا نے دعا کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔

ان ملفوظات میں حضرت بانیٔ سلسلہ نے دعا کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات کا ذکر فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے اس میں جو لطف اسے آتا ہے وہ دنیاداروں کی ہر دنیاوی لذت سے بہت بڑھ کر ہے۔ یہی دعا ہے جس کے ذریعے سے انسان مصائب و شدائد سے بچ نکلتا ہے حالانکہ اگر یہی شدائد دنیادار انسان پر پڑیں تو وہ ہلاک ہو جائے۔

ان ملفوظات میں حضرت اقدس نے جماعت کو تقویٰ اختیار کرنے اور گالیوں کے مقابل پر صبر کرنے اور غصہ نہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ جو شخص صرف اپنی دنیاوی اغراض کے لئے دعا مانگتا ہے اور دین کے لئے دعا نہیں مانگتا تو اسے اپنی حالت پر رونا چاہیئے اور اس کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ دعا میں مسلسل لگا رہنا چاہیئے اور اس میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں آنے دینی چاہیئے اور اس کے نتیجہ کے ظاہر ہونے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔

آخر میں مولانا موصوف نے دعا کی کہ ہمیں وہ دعائیں کرنے کی توفیق نصیب ہو جو آسمان پر بھی انقلاب پیدا کرنے والی ہوں۔

آج جمعہ کے روز خطیب کا منبر عمارت کے وسط میں رکھا گیا تھا تاکہ لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کی وجہ سے تمام احباب آسانی سے خطبہ سن سکیں۔ بفضلہ تعالیٰ اس کا بہتر اثر ہوا۔

* خطوط سے کوئی تعلق نہیں: اللہ تعالیٰ شرپسند عناصر کو ہدایت دے جو ایسی فساد انگیز حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ
الفضل ربوہ

۔۔ ۲۵ شعبان ۱۴۰۴ھ
۔۔ ۲۷ ہجرت ۱۳۶۳ ہش

اہلِ سعادت کا گروہ اور اس کی شناخت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک اُس کے خالص وفا شعار بندے ہوتے ہیں جو اُس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہیں اور دنیوی امور سرانجام دیتے وقت بھی اُسی کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ وہ ہمہ وقت اُس کی محبت میں مست و سرشار ہوتے ہیں۔ خدا تعالےٰ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ انہیں اپنی حفاظت خاص میں لے لیتا ہے اور انہیں اپنی جناب سے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے۔ جو رزق انہیں دیا جاتا ہے وہ مادی نہیں بلکہ روحانی ہوتا ہے، امن کے طفیل ان کی ہر بات اور ہر حرکت و سکون میں برکت رکھ دی جاتی ہے اور اس طرح وہ کرامت کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالےٰ نے ایک اور قسم کے لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے یہ لوگ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ ہدایت کے قولی یا فعلی لحاظ سے منکر ہوتے ہیں یہ لوگ روحانی نعمتوں سے یکسر بے بہرہ ہوتے ہیں۔ البتہ مادی رزق یعنی دولت و ثروت اور عشرت کے سامانوں کی ان کے پاس کمی نہیں ہوتی بلکہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ جس کے زیر اثر وہ خدا تعالےٰ کے محبوب بندوں کو ذلیل اور حقیر سمجھتے ہیں اور ان کا مذاق اڑانے اور انہیں اذیتیں دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود ناکام و نامراد اور ذلیل ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ جبکہ خدا تعالےٰ کے محبوب بندوں کو عزت و شہرت عطا کی جاتی ہے حتیٰ کہ ایک وقت آتا ہے کہ لوگ انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں اور دیدہ دل ان کے لئے فرش راہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ منکروں اور نافرمانوں اور ان کی حالت کا اور اس کے بالمقابل اپنے فرمانبردار اور اس کی رضا کو ہر بات میں مقدم رکھنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۳)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے انکار کا طریق اختیار کیا ہے انہیں دنیوی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ٹھٹھا کرتے ہیں اور (اس کے بالمقابل) جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے وہ ان (منکروں) پر قیامت کے دن غالب ہوں گے اور اللہ جسے پسند کرتا ہے اسے بے حساب رزق دیتا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کا ذکر کر کے جو صحیح معنوں میں تقویٰ کے نور سے منور تھے اور جنہیں اللہ تعالےٰ نے روحانی نعمتیں بے حساب عطا کی ہوئی تھیں ان کے بالمقابل اُن کفار کا ذکر کیا ہے جو دنیا اور اس کی زینتوں میں مگن تھے اور صحابہ کرامؓ کی کس مپرسی اور بے بسی کا مذاق اڑا اڑا کر انہیں اذیتیں پہنچایا کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے باور کرایا ہے کہ ایک دن آئے گا کہ اللہ تعالےٰ صحابہ کرامؓ کی بے بسی اور کس مپرسی دور کر کے انہیں غالب کر دکھائے گا اور روحانی نعمتوں کا مذاق اڑانے والے کفار مغلوب ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ کے تحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس سے قبل دیگر مامورین الٰہی کے متبعین کو جو عظیم الشان روحانی نعمتیں عطا ہوئیں اور جن سے ان کے مالدار مخالفین ناآشنا محض اور یکسر محروم تھے ان کی تفصیل سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بہت وجد آفرین عربی الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ ہم ذیل میں اس کا اردو ترجمہ درج کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اور اللہ کے جو صادق بندے اور مخلص عاشق ہوتے ہیں ۔۔۔۔ اللہ ان کے دلوں میں اپنی عظمت کا درخت اور اپنے جلال اور عزت کا تناور شجر لگا دیتا ہے۔ بس وہ اُسی کی محبت میں زندہ رہتے ہیں اور اُسی کی محبت میں مرتے ہیں اور حشر کے وقت اُسی کی محبت میں قبروں سے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ ایک قوم ہوتی ہے جو فانی ہو جاتی ہے اور اللہ کے لئے ہر زخم برداشت کرتی ہے اور اللہ کی طرف خالص ہو کر جاتی ہے اور اُس کی تحریک سے حرکت کرتی ہے اور اُس کے بلانے سے بولتی ہے اور اُس کے دکھانے سے دیکھتی ہے اور اُس کے اشارہ سے عداوت یا دوستی کرتی ہے ایمان اُن ہی کا ایمان ہوتا ہے ۔۔۔۔ وہ اللہ کی غیرت کے پردوں میں چھپ جاتے ہیں۔ پس محجوبوں میں سے کوئی ان کو شناخت نہیں کرتا۔ وہ نشانات اور خرق عادات اور اپنے رب کی تائیدات سے پہچانے جاتے ہیں جو ان کا دوست ہوتا ہے اور ان پر قسم قسم کے انعامات کرتا ہے اور ہر مصیبت میں ان کا ساتھ دیتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کھلی کھلی مدد۔ وہ رحمٰن کے شاگرد ہوتے ہیں اور اللہ ان کے لئے نوزائیدہ بچے پالنے والی ماؤں کی طرح ہوتا ہے۔ پس ان کی ہر ایک حرکت قدرت کے ہاتھ سے ہوتی ہے اور اس حرکت دینے والے کی طرف سے ہوتی ہے جو مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ اور ان کا ہر ایک فعل خارق عادت ہوتا ہے اور وہ ہر ایک سعادت میں لوگوں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ پس ان کا صبر بھی کرامت ہوتا ہے اور ان کا صدق بھی کرامت ہوتا ہے اور ان کی وفا بھی کرامت ہوتی ہے اور ان کی رضا بھی کرامت ہوتی ہے اور ان کا حلم بھی بھی کرامت ہوتا ہے اور ان کا علم بھی کرامت ہوتا ہے اور ان کی حیا بھی کرامت ہوتی ہے اور ان کی دُعا بھی کرامت ہوتی ہے اور ان کے کلمات بھی کرامت ہوتے ہیں اور ان کی عادات بھی کرامت ہوتی ہیں اور ان کا استقلال بھی کرامت ہوتا ہے اور وہ خدا کے ایسا نزدیک ہوتے ہیں کہ خلقت ان کو نہیں جانتی۔ وہ ایک قوم ہے کہ جن کے پاس بیٹھنے والا بھی شقی نہیں ہوتا اور جن کا دوست بھی رد نہیں کیا جاتا۔"

(سر الخلافہ طبع اوّل صفحہ ۸۸۔ ۸۹)

سادہ زندگی کی تحریک کے فوائد

تحریک جدید کا اوّلین مطالبہ سادہ زندگی کا ہے جس کے متعلق اس کے مؤسس سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نور اللہ مرقدہٗ نے فرمایا۔

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔" (خطبہ جمعہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

سادہ زندگی کا مطالبہ جب اس قدر اہم ہے تو جماعت احمدیہ جو ان گنت قربانیاں دے رہی ہے کو جس لگن اور اخلاص کیساتھ اس پر عمل پیرا ہونا چاہیے وہ محتاج بیان نہیں۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمایۂ حیات

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے حسن و احسان کا لطیف تذکرہ

مکرم سلطان احمد صاحب مبشر ابن محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

ایک وجود کی یاد مجھے بے حد تڑپا رہی ہے۔ اس کی یادیں میرے دل و دماغ پر حاوی ہیں۔ اُس وجود کی من موہنی صورت میری نظروں کے سامنے ہے۔ اس کی پیار بھری مسکراہٹ اور دلآویز تبسم میری یادوں کے دریچے سے بار بار گذر کر ایک عجیب عالم برپا کر رہا ہے۔ لفظ اس کے لئے متحمل نہیں ہو سکتے۔ یادیں ہی یادیں ہیں۔ کیسے بھلا دوں؟ کیسے فراموش کروں؟ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ اس کا پیار، اس کی محبت، اس کی شفقت، اس کی نظرِ عنایت۔ اس کی ذرہ نوازی، اس کا حلم، اس کی بردباری، یہ سب میرے آخری سانس تک مجھے اس وجود سے جدائی کا احساس دلاتے رہیں گے ؎

"اشک در اشک تجھے ڈھونڈنے نکلیں گے لوگ
وصل کے شہر میں فرقت کا مہینہ ہوگا۔"

وہ میرا محبوب، میرا پیارا، میرا آقا و مطاع، میری جان سے عزیز میرا ناصرؒ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت مطہر و مصفّٰی دل بخشا تھا۔ جس کے دل میں نفرت نام کی کوئی چیز نہ تھی جو سراپا شفقت تھا۔ اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی، جس کا دامن محبت پھیلا ہوا تھا گوروں تک بھی اور کالوں تک بھی۔ جس کے پیار کا سایہ افریقیوں پر بھی اسی طرح تھا جیسا کہ ایشیائیوں اور یورپیوں پر۔ ہاں وہی ناصرؒ جس کی مسکراہٹ ہزاروں بلکہ لاکھوں غمزدہ دلوں کے لئے ڈھارس کا موجب ہوا کرتی تھی۔

میں جانتا ہوں کہ وہ مجھ سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو چکے ہیں لیکن معلوم نہیں کیوں یہ احساس ہوتا ہے کہ ابھی حضور اپنے مخصوص پیارے لہجہ میں مجھے پکاریں گے ؎

"خیالوں میں بسی ہیں اب تلک ان کی حسیں یادیں
ہوئی خاموش شمع، جل رہے ہیں پھر بھی پروانے
وہ نورانی نگاہیں، مسکراتے لب، حسیں چہرہ
ہوا رخصت ہمیشہ کیلئے، پر دل نہیں مانے۔"

گو حضور کی یاد میں سینکڑوں صفحات لکھے جا سکتے ہیں مگر اس مختصر سے مضمون میں حضور سے وابستہ چند ذاتی یادوں کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چند اور حرف چند!!

بیماری سے شفا:

ایک بچہ بہت چھوٹا تھا، دو بار اوپر تلے ٹائیفائیڈ سے بیمار ہوا۔ پہلی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا کے طفیل صحت بخشی۔ تھوڑے عرصہ بعد پھر ٹائیفائیڈ کا شدید حملہ ہوا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اگر یہ آج کی رات نکال گیا تو پھر کچھ امید ہے لیکن یقین پھر بھی نہیں کہ یہ زندہ بھی رہ سکے گا یا نہیں۔ والدین کی اکلوتی نرینہ اولاد بسترِ مرگ پر بیماری کی حدت میں تڑپ رہی تھی۔ والدین تھے کہ اس کی بیماری پر ہلکان ہوئے جا رہے تھے۔ خدا کے حضور اس کی صحت یابی کی دعائیں ان کے لبوں پر تھیں۔ اس کے والد گو پہلے بھی دعا کے لئے لکھ چکے تھے۔ لیکن ایک مرتبہ پھر حضور کے در دولت پر گئے۔ اور حضور سے صحت یابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں دعا کروں گا انشاء اللہ
اللہ فضل کرے گا۔"

یہ الفاظ کیا تھے؟ تسکین کا ایک دھارا تھا بلکتے ہوؤں کو قرار آ گیا۔ بخار ٹوٹ گیا زندگی خطرے سے باہر ہو گئی۔ خدا نے فضل فرما دیا تھا۔ حضور کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پورے ہو گئے۔

اس بیماری نے کچھ بد اثرات اس کے جسم پر چھوڑے مثلاً سماعت حیران کن حد تک کم ہو گئی۔ زبان میں لکنت آ گئی۔ ٹانگیں ٹیڑھی ہو گئیں۔ چلنا تو درکنار کھڑا رہنا بھی دشوار ہو گیا۔ ایک دفعہ پھر سیدی و آقائی کو دعا کے لئے لکھا۔ دعا کی قبولیت کا ایک نشان پھر سامنے آیا۔ نہ صرف یہ کہ تمام بد اثرات اُس کے جسم پر سے ایسے غائب ہوئے کہ کبھی تھے ہی نہیں بلکہ عام صحت بھی پہلے سے بہت بہتر ہو گئی۔ الحمد للہ!

وہ بچہ میں خود تھا اور یہ سیدنا ناصرؒ کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دربارِ الٰہی سے میری زندگی کے پروانے میں کچھ مہلت دلائی۔

تقدیر ساز اس کی دعا سے مستجاب:

سیدنا ناصرؒ سے میرے ذاتی تعلق کی یہ ابتداء تھی اور یہ اس وقت کی بات ہے جب حضور قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کی مسند پر ابھی متمکن ہی ہوئے تھے۔

شفقت اور پیار:

حضور کے ابتدائی بابرکت اور قدرتِ ثانیہ میں جمعہ کی نماز "البیت المبارک" میں ہوتی تھی کہ ابھی "البیت الاقصیٰ" تعمیر نہیں ہوئی تھی۔ جمعہ کی نماز کے بعد دوڑ کر حضور رحمہ اللہ کے مبارک قدموں سے لپٹ جاتا۔ ایک دو مرتبہ پوچھا کہ کون ہے؟ تو محترم صوبیدار عبد المنان صاحب آفیسر حفاظت خاص نے عرض کیا کہ:

"مولوی دوست محمد صاحب شاہد کا اکلوتا بیٹا ہے۔"

ایک مرتبہ بھی حضور نے مجھے پرے نہیں ہٹایا بلکہ اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ اپنے جسم مبارک سے چمٹا لیتے۔ اکثر اوقات اپنے ساتھ اپنے در دولت پر لے جاتے اور وہاں جا کر کبھی ٹافیاں، کبھی مٹھائی۔ کبھی چاکلیٹ اپنے دستِ مبارک سے اپنے گھٹنے پر بٹھا کر کھلاتے۔

آج میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں۔ کہاں ایک کروڑ احمدیوں کا امام اور کہاں یہ کمترین، غلام ابن غلام۔ ؎

"آ گئی جب اس تبسم آفریں چہرے کی یاد
دیر تک قلب و نظر میں پھول سے مہکا کئے"

ایک مرتبہ محترمہ والدہ صاحبہ نے میرے لئے دعا کا خط لکھا۔ اس پر حضرت صاحب نے اپنے قلم مبارک سے لکھا:۔

"دعا۔ مجھے بلائیں!"

میری والدہ مجھے ہمراہ لے کر حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ حضور نے حسب معمول مجھے اپنے گھٹنے پر بٹھا کر مٹھائی کھلانی شروع کی۔ میں کھاتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ والدہ صاحبہ نے روکا۔ تو میں نے جواب دیا کہ:۔

"آپ کے پاس سے تھوڑا ہی کھا رہا ہوں۔ میں تو حضور کے پاس سے کھا رہا ہوں۔"

یہ جواب سن کر میرا آقا مسکرا دیا اور کہنے لگا۔

"ہاں کھاؤ دیں میرے پاس سے ہی تو کھا رہا ہے۔"

کچھ دیر مزید کھلانے کے بعد بڑی ہی محبت اور شفقت سے فرمانے لگے:۔

"ساری ہی کھا جاؤ گے یا ابا کے لئے بھی لے جاؤ گے؟"

یہ کہہ کر باقی مٹھائی میرے ہاتھوں میں تھما دی اور میں خوشی خوشی گھر کو لوٹا۔

مقدس آقا! تیرے قربان جاؤں کیسی محبت تو نے مجھے دی! کیسا حسن، احسان، پیار، شفقت یاد کیا کیا آئیں گے۔

جماعت کی تاریخ کا ایک سنگِ میل:

جنوری ۱۹۷۷ء کو ایک عام ملاقات میں ایک آدمی نے پیارے حضور سے ۱۹۷۴ء کے واقعات کے بارہ میں کچھ کہا۔ حضور نے فرمایا کہ ۷۴ء آیا اور چلا گیا۔ ہم نے مسکراتے ہوئے اسے گذارا۔ وہ تو ہمارے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم تو بھول ہی گئے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا۔ ہم کسی سے انتقام نہیں لیں گے۔ کسی کے لئے بددعا نہیں کریں گے۔ کسی سے نفرت نہیں کریں گے۔ لیکن ہمارا خدا نہیں بھولا۔

اب سوچتا ہوں کیسی اُن کے منہ کی بات تھی جو خدا نے اُسی سال پوری کر دی جس کمال شان و شوکت کے ساتھ یہ سب کچھ ہوا اس کے متعلق لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ؎

"ہار مانی نہ کبھی تو نے کسی مشکل سے
تا دمِ مرگ نہ مغلوب ہوا باطل سے"

مارچ ۱۹۷۸ء میں میں نے میٹرک کا امتحان دیا۔ امتحان کے دنوں میں میں قریباً روزانہ ہی حضور کو دعا کے لئے لکھتا۔ نتیجہ آنے میں کچھ دن باقی تھے۔ حضور اُن دنوں انگلستان میں رونق افروز تھے۔ اس عاجز نے حضور سے دعا کی عاجزانہ درخواست کی۔ انگلستان سے حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے خطوط ملے کہ:۔

"حضور نے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے۔"

جب نتیجہ نکلا تو وہ میری توقع کے بالکل خلاف تھا۔ جب مجھے بتایا گیا کہ میں اپنے سکول میں اوّل پوزیشن کا حقدار ٹھہرا ہوں تو مجھے اس بات کا قطعاً یقین نہ آیا۔ کیونکہ مجھ سے زیادہ لائق طلباء سکول میں موجود تھے جن کے متعلق یہ توقع کی جاتی تھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اعلیٰ پوزیشنیں لیں گے۔ مجھ سے کم نمبروں میں پاس ہوئے۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کا نتیجہ تھا کہ میں نے سکول میں ٹاپ کیا۔

طفل ہو یا خادم:

۲۵ فروری ۱۹۷۹ء کو مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کو حضور سے ملاقات کا شرف عطا ہوا۔ خاکسار اس وقت سیکرٹری اشاعت کی حیثیت سے عاملہ میں شامل تھا۔ میں اس وقت خدام اور اطفال کی عمروں کے درمیانی حدود کو چھو رہا تھا۔ تعارف کے بعد حضور نے مجھ سے پیار بھرے لہجے میں پوچھا کہ

"تم طفل ہو یا خادم؟"

میں نے بھی ازراہ مزاح عرض کیا:۔

"حضور! دونوں کے درمیان۔"

حضور کا تبسم مجھے بھولتا نہیں۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"ہاں شکل سے لگتا بھی ایسا ہی ہے۔"

پھر گروپ فوٹو میں حضور نے اپنے مبارک قدموں میں بیٹھنے کی سعادت بخشی۔

اس محبوب کی پیار بھری ادائیں میرے دل میں اس وقت بھی گدگدیاں پیدا کر رہی ہیں مگر ع

"تجھ کو ڈھونڈوں تو کہاں اب تجھے پاؤں تو کہاں؟"

۱۹۸۰ء کے مارچ کی بات ہے کہ ایس سی سی کی ٹریننگ پوری کرنے پر پاسنگ آؤٹ پریڈ ہوئی پریڈ کے بعد میں اور میرے ساتھی مکرم منصور احمد صاحب عارف اور مکرم گلزار احمد صاحب حضور کی ملاقات کو چلے گئے۔ ہم اسی طرح وردیوں میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد حضور تشریف لے آئے۔ ہم سامنے ہی فرش پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور نے آتے ہی پوچھا کہ

"آج تمہاری پریڈ تھی۔ کیا بنا؟"

حضور کو بتایا۔ پھر سیدھی ہم سے مختلف سوال پوچھتے رہے۔ حضور کے پوچھنے پر کہ "آپ کو کھانے پینے کے لئے کیا الاؤنس ملتا ہے؟" ہم نے عرض کیا کہ کچھ نہیں۔ پیارے آقا فرمانے لگے کہ:۔

"خوراک کے بغیر اہم کام نہیں ہو سکتے۔"

پھر حضور اپنے کالج کے زمانے کے واقعات بتانے لگے کہ کس طرح حضور سویابین کا حلوہ اور دودھ طالب علموں اور کھلاڑیوں کو دیتے تھے۔ چنانچہ وہ سارا وقت ہی ہم سے باتوں میں صرف ہوا۔ ہم اس دن اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھ رہے تھے کہ حضور نے ہم ایسے خادموں سے کیسا محبت کا سلوک فرمایا ہے اور اپنا قیمتی وقت ہمیں دیا اور ہماری باتیں سنیں۔ ع

"یاد آئیگا تیرا حسن، ہمیں تیرا احسان یاد آئے گا۔"

ایف ایس سی کا امتحان:

۱۹۸۰ء میں میں نے ایف۔ ایس سی کا امتحان دیا۔ پہلے کی طرح حضور کو روزانہ خط لکھتا۔ حضور کی طرف سے جواب موصول ہوتا اک ڈھارس بندھ جاتی۔ ہر فکر سے آزاد ہو جاتا۔ نتیجہ آنے پر میں نے حضور کی خدمت اقدس میں مستقبل کے بارہ میں فیصلہ کی درخواست کی۔ میں نے مستقبل کے مختلف ارادوں کی فہرست بھی حضور کو بھجوائی۔ پیارے آقا نے اپنے دست مبارک سے میرے خط پر میڈیکل کے شعبہ پر خط کھینچتے ہوئے لکھا:۔

"بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔"

ان الفاظ نے مجھے یہ عزم دلایا کہ خواہ کچھ بھی ہو میں حضور کی خواہش ضرور پوری کروں گا۔

میڈیکل کالج میں داخلہ کی کوشش کی مگر شومئی قسمت دس پندرہ نمبر سے میں میڈیکل کالج میں داخلہ حاصل نہ کر سکا۔ اب میرا خیال تھا کہ میں بی۔ ایس سی کروں لیکن حضور کے فیصلہ کے خلاف کچھ کرنے کو جی بھی نہیں چاہتا تھا۔ میرے دل میں آیا کہ حضور کو خط لکھوں اور دوبارہ فیصلہ کرنے کی درخواست کروں لیکن یہ بات توکل کے خلاف تھی چنانچہ ڈرتے ڈرتے حضور سے ایف۔ ایس سی کے نمبر بہتر بنانے کی کوشش کے سلسلہ میں دعا کی درخواست کی۔ مولائی کی طرف سے دعائیہ الفاظ پر مشتمل خط ملا۔ دل کو تسلی ہوئی۔ طبیعت نہ چاہنے کے باوجود بھی ایف۔ ایس سی کی دوبارہ تیاری شروع کر دی۔ بار بار حضور کو لکھا۔ ہر بار حضور کی طرف سے محبت بھرا جواب موصول ہوتا میری ہمت بندھی اور جوں توں دوبارہ امتحان دے دیا۔ روزانہ دو مرتبہ حضور کو خط لکھتا۔ کمرۂ امتحان جانے سے پہلے خط دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ڈالتا کہ آج فلاں چیز کا پرچہ ہے۔ حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ پھر مغرب کے بعد خط لکھتا کہ آج کا پرچہ اس طرح کا ہوا ہے۔ کوئی بات نہ چھپاتا۔ آئندہ اس مضمون کا پرچہ ہے اس کی تیاری اس طرح کی ہے۔ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم اور فضل فرمائے۔ حضور کی طرف سے خطوط کا جواب ملتا رہا۔ یقین تھا کہ حضور کی دعائیں یقیناً رنگ لائیں گی۔ فزکس بی کا پرچہ بہت خراب ہوا۔ حضور کو صورت حال لکھ دی کہ اس میں تو پاس ہونے کی بھی امید نہیں۔ خدا کا کرم ہی ہے کہ پاس کر دے۔ لیکن جب نتیجہ آیا تو حضور کی دعاؤں سے میں اس پرچے میں معقول طور پر پاس تھا۔ میرا یہ نتیجہ بہت دیر میں نکلا۔ پہلے پتہ کیا تو ابھی انتظار کرنے کو کہا گیا۔ دوسری دفعہ گئے تو دس میں سے سات پرچوں کی تفصیل مجھے دی گئی۔ ان پرچوں میں نمبروں کی تفصیل دیکھی تو زمین گھومتی ہوئی نظر آئی۔ ان پرچوں میں میرے نمبر پہلے سے بھی ۳۰ کم تھے اور باقی تین پرچوں کے نمبر ملا کر بھی امید نہیں تھی کہ ڈویژن پہلے سے بہتر ہو سکے گی۔ کلرک صاحب سے بہتیرا کہا کہ جناب! بیالوجی کے پرچوں میں سے کوئی پرچہ نہیں آیا ہوگا یا پریکٹیکل کے نمبر جمع نہیں کئے گئے ہوں گے لیکن جواب ملا کہ نہیں سب کچھ درست ہے۔

اس وقت میرے زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ "اے اللہ! میں نے تو تیرے ایک پیارے بندے کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے یہ امتحان دیا تھا۔ میں تو بی۔ ایس سی بھی کر سکتا تھا۔ تو اپنے پیارے کی دعا کو ہی شرف قبولیت بخش! میں تو بہت گناہگار ہوں۔ مجھ میں تو کوئی بھی خاصیت اور اہلیت نہیں۔ اپنے پیارے کے الفاظ کی ہی لاج رکھ لے!"

خیر ربوہ واپس آ کر حضور کو خط میں صورت حال لکھ ڈالی اور ساتھ ہی دعا کی درخواست بھی۔ حضور کی طرف سے دعائیہ جواب ملا۔ سکینت پیدا ہوئی کہ خدا ضرور ستاری کرتے ہوئے کامیابی سے نوازے گا۔ کچھ دنوں بعد ایک دوست بورڈ سے میرے نمبر نکلوا کر لائے میں البیت المبارک میں تھا۔ انہوں نے بلا کر مبارک باد دی تو میں نے اسے کہا کہ مذاق نہ کرو۔ لیکن جب انہوں نے تفصیل دکھلائی تو پتہ چلا کہ بیالوجی کا ایک پرچہ واپس نہیں آیا اور اس کے علاوہ ۶۲۶ نمبر ہیں۔ تھوڑے عرصہ بعد یہ پرچہ بھی آ گیا اور میرے نمبر ۶۵۸ بن گئے سند تبدیل کروانے سرگودھا گیا تو بغیر کسی خاص وجہ کے پھر سے نمبروں کی تفصیل نکلوائی تو میری آنکھیں حیرت سے کھلی رہ گئیں کہ میزان میں دس نمبروں کا فرق ہے۔ دوبارہ جا کر کلرک سے غلطی درست کروائی اور میرے نمبر ۶۶۸ ہو گئے۔ اور اور یوں بالآخر مجھے میڈیکل کالج میں داخلہ مل گیا۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کی قبولیت کا اعجازی نشان تھا۔ حضور کو لکھا تو حضور نے فرمایا "مبارک ہو۔ مجلس کے کاموں میں خدا نے مجھے خدمت کی توفیق دی ہے۔ میرے دوست کہا کرتے تھے کہ پڑھائی کی طرف زیادہ توجہ دیا کرو۔ لیکن حضور کی دعاؤں سے نہ صرف مجلسی میدان میں بلکہ تعلیمی میدان میں بھی اعلیٰ نتیجہ دکھانے کی توفیق خداوند عظیم نے عطا کی۔

۱۹۸۱ء کی مجلس مشاورت پر دارالضیافت میں نمائندگان شوریٰ کے اعزاز میں دی جانے والی دعوت میں حضور بھی شامل تھے۔ میری ڈیوٹی حضور کے میز پر تھی۔ میٹھے چاول لینے کے لئے حضور نے ہاتھ بڑھایا تو کمترین نے ڈش حضور کے آگے بڑھا دی۔ حضور نے ایک چمچ چاول لیے اور میری طرف محبت آمیز نگاہوں سے دیکھ کر فرمانے لگے کہ کیا یہ چاول کھانے کی اجازت ہے؟ میں نے عرض کی حضور یہ سب کچھ آپ کے لیے ہی ہے میرے کہنے پر حضور نے فرمایا کہ دراصل میں شوگر کا مریض ہوں اس لیے میٹھا زیادہ نہیں کھا سکتا۔ پھر بیماری کے متعلق دوسری باتیں کرنے لگے۔ میں سوچتا ہی رہ گیا کہ کس قدر بے تکلفی کا اظہار مشفقی نے اپنے اس روحانی بیٹے کے ساتھ کیا ہے اور کس طرح میری دلداری فرمائی ؎

وہ تر و تازہ شگفتہ خنداں روشن دلربا
بھول جاؤں میں جسے ایسا تو وہ چہرہ نہ تھا

حضور کی سخت محنت

حضور کی عادت تھی کہ اکثر اباجان کو رات کے وقت یاد فرماتے کہ اس وقت کام کا دباؤ کچھ کم ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ رات ایک بجے کے قریب اباجان کو اجازت دی اور فرمایا کہ تم تو جا کر آرام کرو گے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس وقت میں کیا کروں گا اباجان نے عرض کیا کہ حضور بھی آرام ہی فرمائیں گے۔ فرمانے لگے نہیں، میں نے تو یہ وقت بیرون ملک سے آمدہ ڈاک کے دیکھنے کے لیے رکھا ہوا ہے۔ اللہ اللہ! باوجود بڑھاپے کے کس جوانمردی اور اولوالعزمی کے ساتھ دین احمد کا یہ جانثار اپنے مفوضہ فرائض کی بجاآوری کرتا رہا۔

اکثر ہمارے لیے کھانے کی چیزیں عطا فرماتے کبھی ابا کو پیسے دیتے کہ مولوی صاحب اس وقت میرے پاس کوئی چیز ایسی نہیں کہ آپ کے بچوں کو کھانے کیلئے دے سکوں۔ ان پیسوں سے میری طرف سے انہیں مٹھائی یا فروٹ کھلا دیں۔ ؎

سراپا عفو تھا، شفقت تھا، پیار تھا وہ شخص

باسکٹ بال

۱۹۸۲ء کے باسکٹ بال ٹورنامنٹ پر حضور کے قریب ڈیوٹی دینے کا شرف حاصل ہوا۔ عشائیہ کے بعد حضور باسکٹ بال کے آرٹسٹز سے ملنے سرائے فضل عمر تشریف لائے۔ حضور کی باسکٹ بال سے محبت ہم سب کو معلوم ہے کسی نے سوال کیا کہ مرزا صاحب! آپ نے باسکٹ بال کو ہی کیوں پسند فرمایا۔ حضور نے جواباً فرمایا کہ میں سب اچھی کھیلوں کو پسند کرتا ہوں اور میں کرکٹ، فٹ بال، سکواش، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، سب کھیلتا رہا ہوں اللہ تعالیٰ کے متعلق آتا ہے۔

انّ اللہ جمیلٌ ویحب الجمال

کہ اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ باسکٹ بال میں کھلاڑیوں کے کھیل میں جو حسن پیدا ہوتا ہے وہ مجھے خدا کی

یاد دلاتا ہے اور میں خدا کے حسن کے جلووں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں۔۔۔ کیا خوب جواب دیا

فوٹوگرافی

حضور کو فوٹوگرافی میں کمال حاصل تھا۔ اسی ملاقات کا ذکر ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت پیدا فرمایا ہے دیکھنے والے کا زاویہ نظر مختلف ہوتا ہے حضور نے فرمایا کہ آپ کسی بدصورت سے بدصورت انسان کو لے آئیں، میں ایسے زاویے سے اس کی تصویر لوں گا کہ اسکی شکل بیحد خوبصورت نظر آئے گی۔

تعمیرات

آپ تعمیرات کے بھی بہت شائق اور ماہر تھے۔ جب ٹھٹھہ کے ایک صاحب حضور سے ملے تو حضور نے اُن سے فرمایا کہ مجھے ٹھٹھہ سے ایک خاص اُنس ہے کیونکہ وہاں کی شاہی مسجد کو اس انداز سے تعمیر کیا گیا کہ اس میں لاؤڈ سپیکر کی کوئی ضرورت و حاجت نہیں رہتی۔ اور ساری آواز مسجد میں پہنچ جاتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کی موجودہ رہائش گاہ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی عمارات کے چپہ چپہ پر بلا مبالغہ حضور نے اپنی ذاتی نگرانی فرمائی۔ قریباً ہر نماز کے بعد تعمیر کا جائزہ لیتے بعض اوقات عصر کی نماز کے بعد سے معائنہ شروع فرماتے اور مغرب کی آذان تک نگرانی تعمیرات اور ٹھیکیداروں کو ہدایات سے نوازتے۔ کئی دفعہ ٹھیکیدار اور اوورسیئر صاحب کی رائے سے حضور کی رائے مختلف ہوتی اور واقعتہً ایسا ہوتا کہ حضور کی رائے ان ماہرین تعمیر کی رائے پر فوقیت لے جاتی۔

جب بھی ان عمارات کی طرف دیکھتا ہوں تو خیالوں میں ان کی تصویر سجاتا ہوں۔ میرا محبوب بار بار مجھے یاد آتا ہے تو جذبات مچل اٹھتے ہیں۔ آنسو چھلکنے کو تیار ہوتے ہیں۔ بہت صبر کرتا ہوں مگر پھر بھی صبر کا یہ بندھن کبھی کبھی ٹوٹ جاتا ہے تو حضور کے مرقد مبارک پر دعا کے لیے حاضر ہو جاتا ہوں۔ دل سے بے اختیار نکلتا ہے ؎

خاکِ ربوہ اسے سینے سے لگا کر رکھنا
آبگینوں سے بھی نازک یہ دفینہ ہوگا۔

عید الاضحیٰ پر گوشت بھجواتے۔ ایک کاغذ کی چٹ پر اپنے دستِ مبارک سے "مکرم مولوی دوست محمد صاحب" لکھ کر گوشت کے ہمراہ بھجواتے کئی دفعہ ابا جان کو اپنی پگڑی بطور تحفہ بھجوائی ایک کیلکولیٹر بھی تحفتہً عطا فرمایا۔ میری بڑی ہمشیرہ (جنکا رخصتانہ بھی اُسی دن ہوا جس دن حضور کا عقدِ ثانی ہوا تھا) کی شادی پر ایک ایک قیمتی تحفہ حضور نے اُن کے لیے ارسال فرمایا۔

اے میرے محبوب آقا! آپ تو چلے گئے لیکن آپ کی یادیں ہمارے سینوں میں محفوظ ہیں ؎

پھر آج دل کے دریچوں میں اس کی یاد آئی

یہ بھی خدا کا فضل و احسان ہے کہ حضور کے جسدِ مبارک کی اسلام آباد سے ربوہ آمد پر خاکسار کو دیگن سے اتار کر کندھا دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر اس کمرے میں میری ڈیوٹی رہی جس میں حضور کا جسدِ اطہر آخری دیدار کے لیے رکھا گیا تھا۔ لوگوں کو دیکھ کر غم اور درد کی کیفیت اور بھی نمایاں ہو جاتی تھی۔ واقعتہً یوں محسوس ہوتا تھا آج ہمارے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کچھ بھی نہیں رہا۔ کس قدر دردناک تھے وہ لمحے!! الحمد للہ کہ اُس خدا نے ہماری اس خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔

جب بھی کوئی مشکل کام ہوتا اور ویسے بھی حضور کو دعا کے لیے لکھتا۔ حضور دعا کرتے اور مجھے یقین ہو جاتا کہ یہ دعا ضرور بپایۂ قبولیت جگہ پائے گی۔ ہر کام انہی دعاؤں کے طفیل تکمیل کو پہنچا۔ ہر مشکل سے نجات ان دعاؤں نے خدا تعالیٰ سے دلائی۔ ہر بگڑی ہوئی بات حضور کی دعاؤں سے سنور گئی ؎

کس محبت کے ساتھ حضور دعا کیا کرتے تھے،
کیسا پیار تھا جو حضور نے مجھ جیسے ادنیٰ سے فرمایا
کیسی اعلیٰ درجہ کی شفقت تھی جس میں سے میں نے حصہ پایا۔ وہ چاہت کیسی تھی جسکی شیرینی سے میں لذت یاب ہوا۔ اب تک اس کی چاشنی میری روح محسوس کرتی ہے۔

وہ میرا پیارا امام راتوں کو اٹھ اٹھ کر میرے لیے دعائیں کرتا رہا اور میں بے خبر سویا رہا۔ کس خاموشی کے ساتھ اس نے مجھے داغ مفارقت دیا۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ وہ جس کے سینے میں ہم سب کے غم مل کر جمع ہوتے تھے وہ جو میرا غمخوار تھا۔ وہ میرا مونس تھا، وہ جو میرے لیے اپنے باپ سے بھی بڑھ کر شفیق تھا، مجھے اس طرح اچانک چھوڑ دے گا۔ اس کا تصور بھی ناممکن تھا۔ تہجد کی نمازیں اس کی صحت یابی کی دعا بھی کرتا رہا۔ سجدے میں گر کے تڑپا بھی مگر وہی ہوا جو خدا نے چاہا۔ خدائی تقدیر پوری ہو گئی۔ وہ مجھ سے دور بہت دور چلا گیا۔ اب اس کی شفقتوں اور محبتوں کی یادیں ہی میرے دامن میں ہیں اور وہی میرے لیے سرمایۂ حیات ہیں ؎

جینے جی دل سے نہ جائیگی محبت تیری
میرا سرمایۂ جاں یادیں ہیں، چاہت تیری

سیدی و محبوبی! میرے آنسو آپ کی جدائی کے غم میں بہتے ہیں۔ ایک غم کی حالت طاری ہے۔ ایک اداسی کا احساس ہوتا۔ لیکن تیرے صدقے جاؤں! تُو تو اپنے بعد بھی میرے لیے سکینت اور محبت کا ایک ایسا بحرِ زخار چھوڑ گیا ہے جس سے میں نے اپنی تشنگی بجھائی ہے۔ اس سمندر نے بھی تو مجھ جیسے کمترین کو سیراب کرنے میں خدا کی قسم کوئی کمی نہیں کی۔ تیرا حسنِ سلوک، تیری ذرہ نوازیاں، تیری عنایات آج بھی زندہ ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ تیری محبت، تیری شفقت تیرا پیار کبھی مر نہیں سکتا۔ یہ اَمر ہو چکے ہیں :-

جانے والے تیرے قدموں کے نشاں باقی ہیں
ہم تو سجدے تیری راہوں میں کیے جائیں گے۔

جا اور اپنے آقا و مطاعؐ کے قدموں میں اپنے خدا کی ازلی اور ابدی نعمتوں میں رہ۔ ہم تیری نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

-انشاء اللہ-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی نماز

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:-

"نماز اس وقت حقیقی نماز کہلاتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے سچا اور پاک تعلق ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اطاعت میں اس حد تک فنا ہو اور یہاں تک دین کو دنیا پر مقدم کرے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان تک دے دینے اور مرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے اس وقت کہا جائے گا کہ اس کی نماز نماز ہے۔ مگر جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر نہیں پیدا ہوتی اور سچے اخلاص اور وفاداری کا نمونہ نہیں دکھلاتا اس وقت تک اس کی نمازیں اور دوسرے اعمال بے اثر ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۴۳)

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر
مخلصین جماعت احمدیہ کا لبیک

معاونین خصوصی جماعت احمدیہ کراچی (قسط ۷)

حلقہ ڈرگ روڈ

۱۔ مکرم سید وسیم احمد صاحب ۵۰۰/-
۲۔ " وسیم احمد جنجوعہ ۵۰۰/-
۳۔ " ملک محمد عارف صدیقی صاحب ۵۰۰/-
۴۔ " منصور احمد صاحب ۵۰۰/-

ڈرگ کالونی

۵۔ مکرم لیفٹیننٹ غلام مصطفیٰ صاحب ریٹائرڈ } ۵۰۰/-
۶۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ۵۰۰/-

حلقہ لیاقت آباد

۷۔ مکرم خواجہ عبد الرحیم صاحب مرحوم ۶۰۰/-
۸۔ " شیخ عبد المالک صاحب ۵۵۰/-

حلقہ لانڈھی

۹۔ " چوہدری مبارک احمد صاحب ۵۵۰/-
۱۰۔ " رحمت علی صاحب جاوید ۵۰۰/-

حلقہ مارٹن روڈ

۱۱۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ۶۰۰/-
۱۲۔ " بشیر احمد صاحب طارق معہ والدین و فیملی ۲۰۰۰/-
۱۳۔ مکرم مولوی عبد المجید صاحب ۵۰۲/-

حلقہ محمد علی سوسائٹی

۱۴۔ مکرم مسعود احمد صاحب بھٹی ۵۴۰/-
۱۵۔ محترمہ امۃ الشافی صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود احمد خان صاحب } ۵۰۰/-
۱۶۔ محترمہ آپا سلیمہ بیگم صاحبہ ۵۰۰/-
۱۷۔ " بیگم روحی صاحبہ اہلیہ چوہدری جاوید احمد صاحب } ۵۵۰
۱۸۔ مکرم " محمود احمد صاحب ۵۵۰/-
۱۹۔ " " بشارت احمد صاحب ۵۰۰/-
۲۰۔ " عبد الکریم خان صاحب ۵۵۰/-
۲۱۔ " کنور طاہر احمد صاحب ۵۰۰/-
۲۲۔ " حمید الدین صاحب ۵۰۰/-
۲۳۔ " نعیم احمد " ۵۵۰/-
۲۴۔ " نعیم حسین عزیز صاحب ۵۰۰/-
۲۵۔ " مجاہد حمید احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ } ۸۰۰/-

ناظم آباد جنوبی

۲۶۔ مکرم ڈاکٹر حاجی خان صاحب مرحوم ۵۰۰/-
۲۷۔ " شیخ خالد محمود صاحب " ۵۰۰/-

حلقہ ماڈل کالونی

۲۸۔ محترمہ سلیمہ شوکت صاحبہ ۵۰۰/-
۲۹۔ مکرم تبسم خالد منہاس صاحب ۵۰۰/-
۳۰۔ " صدیق احمد صاحب ۵۰۰/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیارے ابا جان مرحوم کا ذکر خیر

از مکرمہ نسیمہ قدیر صاحبہ - مردان

والد صاحب مکرم حکیم فضل محمد صاحب (سابق صدر جماعت احمدیہ پبی) گزشتہ سال ۱۲ نومبر کی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم والد صاحب ہزاروں خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے کو نور ایمان سے منور فرمایا ہوا تھا۔ سلسلہ احمدیہ کے فدائی تھے اور سلسلہ کیلئے ہر قسم کی قربانی کرنے میں پیش پیش رہتے تھے اور جماعت کی اغراض و مقاصد کیلئے شبانہ روز مصروف رہتے تادم حیات اپنے علاقہ کے امیر جماعت رہے آپ نے اپنے ایک بیٹے سعید احمد خان سہیل کو بھی خدمت دین کیلئے وقف کر دیا جو آج کل کوہاٹ صوبہ سرحد میں مربی سلسلہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ کے قلب صافی میں حضرت اقدس بانی سلسلہ کا روحانی عکس بڑی شان سے جلوہ گر تھا۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کی ادائیگی کے وقت عملی تصویر کے رنگ میں اسکا اظہار منظر عام پر آتا تھا قرآن مجید سے آپ کو عشق تھا۔ ہر عمل سے پیشتر احکام الٰہی انکے مدنظر رہتے تھے۔ نمازیں نہایت خشوع و خضوع سے ادا فرماتے اپنے مکان کا ایک کمرہ نماز کیلئے مخصوص رہتا جہاں نماز باجماعت کا اہتمام کرتے۔ صبح نماز سے قبل آپکی یہ آواز ہمارے کانوں میں آتی کہ "السلام علیکم اٹھو بھئی اٹھو نماز کا وقت ہو گیا ہے۔" اور ہم سب بچے پیارے ابا جی کی آواز سنتے ہی بستروں سے اٹھ کر نماز کی تیاری شروع کر دیتے۔

لا الٰہ الا اللہ۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد کرتے ہوئے انتظار کرتے سبھی وضو کر کے نماز کے کمرہ میں جمع ہو جاتے نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد والد صاحب درس دیتے پھر سبھی تلاوت کلام پاک میں مصروف ہو جاتے۔ آپ تلاوت نہایت سوز و خوش الحانی اور محبت سے کرتے عشاء کی نماز کے بعد حضرت اقدس بانی سلسلہ کی کسی بھی کتاب سے درس دیتے اور ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کی تشریح بھی کرتے جاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ "بیٹا میں نے بہت سا علم حضرت اقدس کی کتب سے سیکھا ہے۔

جب سب بچے بستر پر چلے جاتے تو آپ حدیقۃ الصالحین میں سے حدیثیں پڑھ پڑھ کر سناتے۔ آپ کی باتیں دل پر گہرا اثر رکھتی تھیں۔ کلام انکساری، حلیمی اور ہمدردی سے فرماتے۔ آپ نہایت اخلاص اور محبت، شوق اور بشاشت سے اپنے مہمانوں کی خاطر مدارت فرماتے۔ ہر اہم کام کرنے سے پہلے دعا اور استخارہ کرنے کی تلقین فرماتے۔ شادی بیاہ کے موقعوں پر رسم و رواج کو ختم کرنے پر بہت زور دیتے تھے۔ بدعتوں سے پرہیز کرنے کی تلقین فرماتے۔

جمعہ کے روز گھر میں خوب چہل پہل ہوتی۔ ہر ایک نماز جمعہ کی تیاریوں میں مصروف نظر آتا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے خاص اہمیت دی ہے۔ اور نماز جمعہ میں ایک وقت ایسا آتا ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ جمعہ کے دن جسم اور کپڑوں کی صفائی کا اہتمام کرنا چاہیئے تا جمعہ کی عبادت میں ہماری روحانی ترقی ہو اور دعائیں قبول ہوں، ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خاص دعا کی قبولیت کا وہ وقت عطا فرمائے اور خاص فضلوں کے دروازے ہم پر کھل جائیں۔ آمین۔

صدقات اور چندوں میں ایسے باقاعدہ تھے کہ کبھی کسی کو آگے بڑھنے نہ دیا۔ خود بھی سلسلہ کی خدمت کرتے اور دوسروں میں بھی یہی جذبہ دیکھنا چاہتے تھے۔

فوت ہونے سے پہلے اپنے بچوں کو یہ نصیحت فرمائی۔

یہ بیٹا سلسلہ کو مقدم رکھنا، چندوں میں کمی نہ ہونے دینا۔ میرا تحریک جدید کا چندہ اسی طرح باقاعدگی سے جاری رکھنا، خدا رازق ہے۔ چندوں سے کمی نہیں آتی بلکہ مال و رزق میں اس سے برکت پڑتی ہے۔ نماز باجماعت التزام سے ادا کرتے رہنا سلسلہ کی عزت و حرمت کا خیال رکھنا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو آزماتا ہے اسلئے آزمائشوں سے کبھی نہ گھبرانا تمہارے قدم ڈگمگائے نہ پائیں ہمیشہ ثابت قدم رہنا حرص و طمع جیسی بیماری میں مبتلا نہ ہونا ورنہ دنیا ہی کے ہو کر رہ جاؤ گے۔ آپس میں اتفاق اور حسن سلوک رکھنا ورنہ تسبیح کی ڈور کے ٹوٹ جانے سے اسکے دانوں کی مانند بکھر جاؤ گے۔"

آپ دبلے پتلے اور جسمانی طور پر کمزور تھے مگر بلا کا حوصلہ تھا کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے۔ ہر وقت ہشاش بشاش رہتے۔ بچے، بوڑھے، جوان سبھی آپکے مداح تھے ہر محفل کی جان تھے۔ بیماری کے دوران نہایت صابر و شاکر اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہے جب آپ سے کوئی حال پوچھتا تو ہنس کر فرماتے الحمدللہ خدا کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں ہر اجلاس میں شرکت فرماتے۔ نہایت پُر اثر تقاریر فرماتے اور کلام محمود و درثمین کی نظمیں نہایت خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔ آپکی آواز میں سوز اور درد ہوتا تھا۔

مجلس مشاورت، اجتماعات اور جلسہ سالانہ میں ہر سال باقاعدہ شمولیت فرماتے۔ گھر میں جیسے بھی حالات ہوتے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر سارے معاملات چھوڑ کر مرکز پہنچ جایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر آزمائش میں صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا۔ اور آپ کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آئی۔

۱۹۷۴ء میں آپ کی دوکان لوٹ لی گئی۔ آپکا شدید مالی نقصان ہوا مگر آپکی زبان پر حرف شکایت نہ آیا نہ ماتھے پر بل پڑے بلکہ نہایت خوش تھے کہ یا الٰہی تیرا شکر ہے کہ یہ عاجز ناچیز بھی آزمایا گیا اور خدایا تیرا شکر ہے تیری دیا ہوا تھا اور تو ہی لینے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اتنا دیا کہ لوگ انگشت بدنداں ہو گئے۔

والد صاحب مرحوم حکمت کرتے تھے۔ خلوص سے علاقہ کے مریضوں کا علاج کرتے۔ فرمایا کرتے تھے میں معالج ہوں میں اپنے پیشے سے کبھی غداری نہیں کروں گا۔ بلکہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کا معالج بنایا ہے۔ دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے، اللہ تعالیٰ شافی و کافی ہے میں تو انکا صرف وسیلہ ہوں۔ غریبوں کی دستگیری فرماتے غریبوں سے کوئی رقم وصول نہ کرتے، رمضان سے قبل ہی علاقہ کے غریبوں مسکینوں بیواؤں اور نادار لوگوں کے ہاں رقم، کپڑا اور ضرورت کا دوسرا سامان ضرور کر بھجوا دیتے حد درجہ سخی تھے جو بھی آیا خالی ہاتھ نہ گیا۔ کسی کو قرض دیا، دینے والے نے لوٹا دیا تو ٹھیک ورنہ خود کبھی بھی مانگنے نہ گئے۔

ساری زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے ہوئے گزاری۔

اللہ تعالیٰ ابا جی مرحوم کے درجات بلند فرمائے انکی اولاد کو انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ (آمین)

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کا حکیمانہ خطاب

قربانی کا صحیح مادہ

"میں نے جماعت کو سادہ زندگی اختیار کرنے کو کہا ہے اور سادہ زندگی بسر کرنا فرض نہیں نفل ہے۔ یعنی جو چاہے اختیار کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ مگر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسکے بغیر جماعت میں قربانی کا صحیح مادہ کسی صورت میں بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو سکتا ہے اور اگر تم سمجھو کہ اسکے بغیر تم روحانیت کا مقام حاصل کر لو گے تو یہ نفس کو دھوکا دینے والی بات ہے۔

بے شک یہ نفلی قربانی ہے مگر بعض قربانیاں بھی بڑی اہمیت رکھتی ہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو سکتا ہے۔"

پس جماعت کے جملہ مرد و زن ان ہدایات پر عمل پیرا رہیں۔

(قائد تربیت مجلس (انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

- میری بیٹی عزیزہ زنیرہ بیگم (مقیم بیرون ملک) بعارضہ درد گردہ بیمار ہے۔
(شیخ عبدالرحیم احمدی - فیصل آباد)

- ہمارے والد محترم حاجی عبدالسمیع صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
(پسران حاجی عبدالسمیع صاحب دارالرحمت شرقی)

- خاکسار کی والدہ محترمہ کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔
(ناصر احمد طاہر - ناظم اطفال ربوہ)

- مکرم شریف احمد طاہر صاحب کا گردے کا آپریشن ہونے والا ہے۔
(مسعود احمد پاشا - دارالصدر جنوبی ربوہ)

احباب ان سب کے لیئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

منعقدہ ۱۳ تا ۲۳ اپریل ۱۹۸۴ء

امسال طالبات میٹرک کی کلاس ۱۳ اپریل کو شروع ہو کر ۲۳ اپریل کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ہے۔ ۱۳ اپریل بروز جمعۃ المبارک کلاس کا افتتاح لجنہ ہال میں شام ۵½ بجے ہوا۔ پہلے روز طالبات کی تعداد ۱۷۲ تھی۔ کلاس کے افتتاح سے قبل طالبات کا ابتدائی دینی معلومات کا تحریری ٹسٹ لیا گیا۔ شام ۵½ بجے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کے تشریف لانے پر افتتاحی پروگرام شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امۃ القدوس گل (دارالصدر جنوبی) نے کی۔ اور نظم امۃ المتین عائشہ (دارالرحمت غربی) نے پڑھی۔ جسکے بعد محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ سیکرٹری تعلیم نے سال گزشتہ کی مختصر رپورٹ پڑھی۔ بعدازاں حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور طالبات کو زرین نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ یہ افتتاحی تقریب اختتام کو پہنچی۔

۱۴ اپریل سے طالبات کی باقاعدہ پڑھائی شروع ہوئی۔ اور خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مرتب کردہ نصاب طالبات کو پڑھایا گیا۔ نصاب با ترجمہ قرآن کریم۔ حدیث۔ فقہ۔ کلام اور عربی کے مختصر اسباق پر مشتمل تھا۔ نیز ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ طالبات کو قرآن کریم کی آخری دس سورتیں۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ کے عربی قصیدہ کے پہلے دس اشعار اور صد سالہ جوبلی پروگرام کی دعائیں حفظ کروائی گئیں۔

نماز با ترجمہ اور اسکے عام مسائل بھی اچھی طرح ذہن نشین کروائے گئے۔ مقررہ نصاب کے علاوہ تقریباً ہر روز ایک تربیتی لیکچر بھی ہوتا رہا۔ ان ایام میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ محترمہ رضیہ درد صاحبہ مکرم بشیر احمد کاہلوں استاد جامعہ۔ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف۔ اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر سے بڑی ہی مؤثر اور سیر حاصل تقاریر کیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

طالبات کی دلچسپی کے لیے چند مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ ۲۲ اپریل کو طالبات کا فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ جس میں سات طالبات نے حصہ لیا۔ اور مندرجہ ذیل طالبات نے پوزیشنز حاصل کیں۔

شاہدہ ندیم	دارالبرکات ربوہ	اول
فریدہ رشید	دارالرحمت وسطی "	دوم
شاذیہ ظفر	چک نمبر ۹ پنیار سرگودھا	سوم

۲۳ اپریل کو طالبات کا نظم خوانی اور بیت بازی کا مقابلہ ہوا۔ نظم خوانی میں (۱۳) طالبات نے شرکت کی۔ نتیجہ یہ رہا۔

خولہ رحمان	لاہور	اول
ثمینہ نورین	دارالبرکات ربوہ	دوم
فوزیہ فرزانہ	دارالصدر شمالی ربوہ	سوم

بیت بازی میں کل ۷ طالبات نے حصہ لیا۔ بیت بازی کا مقابلہ انفرادی تھا اس میں مندرجہ ذیل طالبات نے پوزیشنز حاصل کیں۔

امۃ المتین عائشہ	دارالرحمت غربی ربوہ	اول
امۃ الرؤف	مصطفیٰ آباد	دوم
ناصرہ بشریٰ	دارالصدر شرقی ربوہ	سوم

۲۳ اپریل صبح ۸ سے ۹ تک طالبات کا ۲۰ نمبر کا زبانی امتحان ہوا اور بعدازاں ۹½ سے ۱۱ بجے تک ۸۰ نمبر کا تحریری امتحان ہوا۔ امتحان میں کل ۱۷۷ طالبات نے شرکت کی ربوہ کی ۱۱۵ طالبات اور بیرونی از ربوہ ۶۲ طالبات نے۔ نتیجہ خدا کے فضل سے سو فیصدی تھا۔ امتحان میں مندرجہ ذیل طالبات نے پوزیشنز حاصل کیں۔

اول :-

شاہدہ ندیم	دارالبرکات ربوہ	۱۰۰/۱۰۰ نمبر
طیبہ صدیقہ	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰۰/
امۃ القدوس نزہت	دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۰۰/

دوم :-

ثمین ناصر	دارالصدر شمالی ربوہ	۹۹/۱۰۰ نمبر
امۃ القیوم	دارالصدر شرقی ربوہ	۹۹/۱۰۰ "
امۃ القدوس گل	دارالصدر جنوبی ربوہ	۹۹/۱۰۰ "
ظل ھما	دارالعلوم وسطی ربوہ	۹۹/۱۰۰ "
امۃ القیوم	راولپنڈی	۹۹/۱۰۰ "

سوم :-

امۃ الشکور طلعت	دارالرحمت غربی ربوہ	۹۸/۱۰۰ نمبر
شوکت جہاں	دارالرحمت وسطی ربوہ	۹۸/۱۰۰ "
گلناز ناہید	باب الابواب ربوہ	۹۸/۱۰۰ "
منورہ آفتاب	راولپنڈی	۹۸/۱۰۰ "
رفعت سعید	شیخوپورہ	۹۸/۱۰۰ "
شاذیہ ظفر	چک نمبر ۹ پنیار سرگودھا	۹۸/۱۰۰ "

تقابلی جائزہ

دوران کلاس طالبات کی حاضری میں کمی وبیشی ہوتی رہی۔ ہر روز کی مختصر رپورٹ تقابلی جائزہ کیساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بھیجی جاتی رہی۔ امسال ربوہ کی کل ۱۴۶ طالبات نے کلاس میں شرکت کی جبکہ گزشتہ سال ربوہ کی طالبات کی تعداد ۱۴۲ تھی۔

امسال بیرون از ربوہ ۱۶ ضلعوں کی ۳۰ لجنات کی کل ۷۲ طالبات نے شرکت کی جبکہ سال گذشتہ ۱۹۸۳ء میں بیرون ربوہ ۱۹ ضلعوں کی ۳۹ لجنات سے کل ۱۰۷ طالبات نے شرکت کی تھی

امسال مندرجہ ذیل مجالس سے طالبات نے شرکت کی۔

ربوہ۔ لاہور شہر۔ راولپنڈی۔ سیالکوٹ فتوکے (سیالکوٹ) گجرات۔ سعداللہ پور (گجرات) کھاریاں (گجرات)۔ گولیکی (گجرات) کنجاہ (گجرات)۔ شیخ پور (گجرات) سرائے (شیخوپورہ)۔ فیصل آباد۔ کالرہ کلاں (گجرات) سدوکے (گجرات) شیخوپورہ۔ بہور و چک نمبر ۱۸ (شیخوپورہ)۔ سرگودھا۔ چک نمبر ۹۹ شمالی (سرگودھا)۔ چک نمبر ۹ پنیار (سرگودھا)۔ بھون (جہلم)۔ مصطفیٰ آباد (قصور)۔ گگی نو (جھنگ)۔ سمندر (جھنگ)۔ بستی جمال والا کھا کھی (ملتان)۔ اوچ شریف (بہاولپور)۔ پشاور۔ کنری پاک (تھرپارکر) حیدرآباد۔ گوجرانوالہ۔ موہلنکے (گوجرانوالہ) راہوالی (گوجرانوالہ)

امسال مندرجہ ذیل مجالس نے پہلی مرتبہ اس کلاس میں نمائندگی کی۔ فتوکے (سیالکوٹ) سعداللہ پور۔ گولیکی۔ کنجاہ۔ کالرہ کلاں اور سدوکے ضلع گجرات۔ بہور و چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔ چک نمبر ۹۹ شمالی اور چک نمبر ۹ پنیار ضلع سرگودھا۔ کنری پاک۔ ضلع عمرپارکر۔ موہلنکے چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ بھون ضلع جہلم۔ مصطفیٰ آباد ضلع قصور۔ سمندر ضلع جھنگ۔ بستی جمال والا ضلع ملتان اور اوچ شریف ضلع بہاولپور۔

۲۳ اپریل کو طالبات کی اس کلاس کی اختتامی تقریب ہوئی۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرماتے ہوئے طالبات کو نیک تمناؤں۔ زریں نصائح اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

مرتبہ: ریحانہ شاہین قریشی۔
نائب سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

مکرم منیر احمد بسمل صاحب قائم مقام امیر و مشنری انچارج نائیجیریا اطلاع دیتے ہیں کہ مندرجہ ذیل مخلصین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف اوّل میں شمولیت کی سعادت پائی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

۱۔ مکرم عبدالواحد اسحاق صاحب ۲۴/- نیرا
۲۔ " این۔ او۔ بیلو صاحب ۲۵۰/- "
۳۔ " ایس۔ او۔ لاولی " ۲۰۰/- "
۴۔ " الحاج ایس ایم او انیشاوتا " ۲۰۰/- "
۵۔ " ایم۔ بی۔ اے۔ قادری " ۱۸۰/- "
۶۔ " الحاج ایس۔ اے۔ اوڈوتارو " ۱۲۰/- "
۷۔ " جی۔ او۔ عبدالسلام " ۱۰۰/- "
۸۔ " بی۔ اے۔ قادری " ۱۰۰/- "
۹۔ " اے۔ ایس۔ آدی پوجو " ۱۰۰/- "
۱۰۔ " ڈاکٹر مشہود اے فیشولا " ۱۰۰/- "
۱۱۔ مکرم ایس۔ اے۔ بیلاسوامی صاحب ۱۰۰/- نیرا
۱۲۔ " عبدالیقینی ادوکی " ۱۰۰/- "
۱۳۔ " داؤد ایولا صاحب ۱۰۰/- "
۱۴۔ " ایس۔ اے لاولی " ۱۲۰/- "
۱۵۔ " الحاج عبدالکریم ایس اڈالیوا صاحب ۲۵۰/- "
۱۶۔ " " صولہ اکنیاری صاحب ۲۰۰/- "
۱۷۔ " عبداللطیف صاحب ۱۰۰/- "
۱۸۔ " اے۔ آر اولابی تان " ۱۰۰/- "
۱۹ " اے۔ آر بسیریا صاحب ۱۲۵/- "

(قائم مقام وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
- اخبار الفضل -
خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ (صفحہ اوّل سے آگے)

لیکن یہ خطرناک دشمن بھی ان کے اطمینان میں خلل انداز نہیں ہو سکتے۔ اگر ایک شخص کا ایک دشمن بھی ہو تو وہ کسی لمحہ بھی اس کے شر سے امن میں نہیں رہتا چہ جائیکہ ملک کا ملک ان کا دشمن ہو اور پھر یہ لوگ با امن زندگی بسر کریں، ان تمام تلخ کامیوں کو ٹھنڈے دل سے برداشت کرلیں۔ یہ برداشت ہی معجزہ و کرامت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی استقامت ان کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے کل قوم کا ایک طرف ہونا دولت، سلطنت، دنیوی وجاہت، حسینہ جمیلہ بیویاں وغیرہ سب کچھ کے لالچ قوم کا اس شرط پر دینا کہ اعلائے کلمۃ اللہ لا الٰہ الا اللہ سے رک جاویں۔ لیکن ان سب کے مقابل جناب رسالت مآب کا فرمانا کہ میں اگر اپنے نفس سے کرتا تو یہ سب باتیں قبول کرتا۔ میں تو حکم خدا کے ماتحت یہ سب کچھ کر رہا ہوں اور دوسری طرف سب تکالیف کا برداشت کرنا یہ ایک فوق الطاقت معجزہ ہے۔ یہ سب طاقت اور برداشت اس دعا کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے جو مومن کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ ان لوگوں کی دردناک دعا بعض وقت قاتلوں کے سفاکانہ حملہ کو توڑ دیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۰ تا ۶۱)

الفضل نہ ملنے کی شکایات:

کچھ عرصہ سے متعدد احباب کو شکایت پیدا ہو رہی ہے کہ ان کو اخبار "الفضل" کا پرچہ بذریعہ ڈاک باقاعدگی سے نہیں مل رہا اور بعض کو کچھ عرصہ سے سرے سے مل ہی نہیں رہا۔ خاکسار نے مکرم پی۔ ایم۔ جی صاحب کراچی۔ لاہور۔ پشاور اور پوسٹ ماسٹر صاحب حیدرآباد وغیرہ کو تاریں دے کر توجہ دلائی ہے۔ امید ہے ذمہ دار افسران اس بارے میں توجہ فرما کر شکایات کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ ربوہ سے بذریعہ ڈاک تمام خریداروں کی خدمت میں پرچہ باقاعدگی سے بھجوایا جا رہا ہے۔

بعض پرچے ہمیں ڈاک سے واپس مل رہے ہیں۔ جن احباب کو پرچہ نہ ملتا ہو تو وہ متعلقہ ڈاک خانہ کے افسران سے رابطہ قائم کریں اور ہمیں بھی بذریعہ خط اطلاع دیں۔

(خاکسار۔ منیجر "الفضل" ربوہ)

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات
معیاری مدر ٹنکچرز و پوٹینسیاں
۶ - ۳۰ - ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - ۱۰،۰۰۰ سے لاکھ طاقت تک۔ جرمنی سیلڈ ادویات، ملک شوگر گولیاں، ٹکیاں اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہیں۔
کیور ہیو میڈیسن (رجسٹرڈ) ربوہ فون 606/607

ریفریجریٹر کے مسائل حل ہو گئے
ریفریجریٹر اینڈ ایئر کنڈیشنر کی قابل اعتماد سروس کے لئے اپنی سابقہ روایات کے ساتھ آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ نیز ہر قسم کا الیکٹرک کا کام بھی تسلی بخش کیا جائے گا۔ ۱۹۷۴ تا ۱۹۷۹ آپ کی خدمت اسی نام سے رحمت بازار میں کر چکے ہیں۔
گلستان ریفریجریشن اینڈ الیکٹرک سروس
ریلوے روڈ ربوہ۔
پروپرائیٹر اے۔ آر پرویز

فاستبقوا الخیرات
عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پٹرتل
کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمادیں۔
کاغان ٹمبر سٹور
فیکٹری ایریا ربوہ

لاہور اور راولپنڈی کیلئے
ایئر کنڈیشنڈ ویگنوں میں آرام دہ سفر کے لیے
نیو خان روڈ رنرز سے رجوع فرمائیں
المصور ایجنسی گول بازار ربوہ فون P.P 555

دمہ کورس Asthma Course 60/- روپے
ٹی بی کورس T. B. Course فی کورس 50 - 60 روپے
ذیابیطس شوگر کورس Diabetes Course 80/-
موٹاپا کورس Obesity Course 60/-
باڈی بلڈنگ کورس Body Building Course 30/-
ہائی بلڈ پریشر کورس Hypertention Course 100/-
لٹریچر فری۔ ڈاک خرچ -/8 روپے زائد
کیور ہیو سنٹرز
لاہور: مبشر میڈیکوز چوک میو ہسپتال
کراچی: خواجہ میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ
راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ملتان: الطاف میڈیکل ہال صدر بازار،
گجرات: مظہر میڈیکل ہال چوک نواب صاحب
گوجرانوالہ: ہومیو دارالشفا نعمانیہ روڈ نعمانیہ چوک
منڈی بہاؤالدین: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار
جھنگ: حکیم ارشد جاوید اندرون ممنا گیٹ
اوکاڑہ: ہومیو ڈاکٹر محمد اقبال دیپالپور چوک
وہاڑی: قدائی میڈیکل سٹور کلب روڈ نزد اسلامیہ ہائی سکول
پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ،
کوہاٹ: عزیز اینڈ کو کیمسٹ بنوں روڈ
مردان: ہومیو ڈاکٹر غلام جیلانی نیو مارکیٹ
بنوں: حاجی نور الٰہی محمد اسلم کیمسٹ اندرون ملکی گیٹ
سکھر: مدنی ٹریڈرز، مدنی مارکیٹ،
کوئٹہ: غفور میڈیکل سٹور سورج گنج بازار
کیور ہیو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ 606-607

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ جون
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالشافی
ھوالکافی
اہل ربوہ کے لئے خوشخبری
ربوہ میں "ذیشان کلینک اینڈ میٹرنٹی ہوم" کا افتتاح کر دیا گیا ہے
لیڈی ڈاکٹر مسز ظفر اللہ خان کی زیر نگرانی ماہر و مستعد سٹاف کا تقرر کیا گیا ہے۔ ربوہ میں پہلی مرتبہ زنانہ و بچگانہ امراض کے ماہر اور میٹرنٹی ہوم میں ایڈمشن کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔ اب زچگی کے لئے ربوہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں رہی۔
مشکل وقت کا ساتھی
ذیشان کلینک اینڈ میٹرنٹی ہوم
اقصیٰ روڈ ○ نزد ریلوے کراسنگ ○ ربوہ